تاریخ طبری

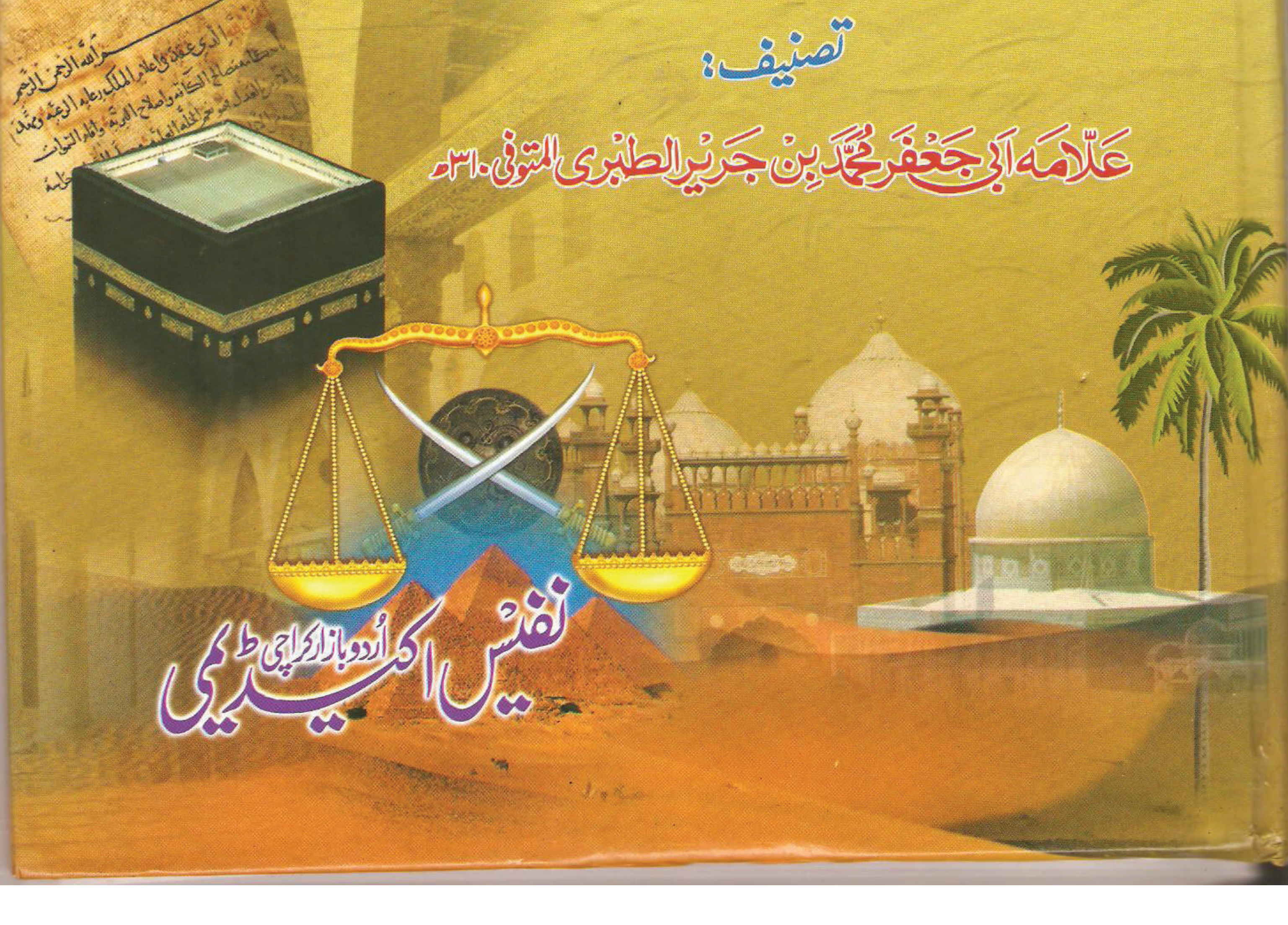
تاریخ الامم والملوک

جلد اوّل

تخلیق کائنات سے لے کر ولادت نبوی تک انبیاء اور امتوں کے واقعات

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی

اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد اوّل

حصہ اوّل۔ دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

قبل از اسلام

حصہ اوّل

ترجمہ: ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی

پیدائش ارض وسماء و تخلیق آدم سے لیکر ولادت حضرت محمدؐ تک
مختلف انبیاء تک اور انکی امتوں و بادشاہوں کے واقعات۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

نام کتاب: ______ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف: ______ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر: ______ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی
طبع: ______ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء
ایڈیشن: ______ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

لیکن جو شعبہ ابو ہاشمؒ سے نقل کرتے ہیں۔ وہ ان جمیع روایات کے موافق ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں‘ جن کو ہم نے ماقبل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یعنی سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا گیا لہٰذا جو بات ان کی کثیر روایت سے ثابت ہو اسی کو اصل، ارجح قرار دیا جائے گا۔ اور اس روایت کی طرف چنداں التفات نہ کیا جائے گا ممکن ہے کسی رواى سے وہم ہوا ہو شعبہ کی جس روایت کا ہم نے حوالہ دیا وہ یہ ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو ہاشمؒ نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت مجاہدؒ سے سنا اور فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہؓ سے سنا راوی کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ حضرت مجاہدؒ کی مراد عبداللہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تھی یا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔ بہر حال انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی وہ قلم تھا۔ پھر وہ قیامت تک لکھنے والے تمام امور کو لکھنا شروع ہوا پس آج کل لوگ جو عمل کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے ہی فراغت ہو چکی ہے۔ یعنی یہ سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔

اور تعرض ثانی کا حل یہ ہے۔ کہ ابن اسحاق کا قول جو ہم نے ذکر کیا یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور اور ظلمت کو پیدا کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عرش و پانی کی تخلیق کے بعد سب سے پہلے نور اور ظلمت کو پیدا فرمایا۔ اس صورت میں ان کی تفسیر اور قول میں تعارض نہ ہو گا یہ تو اعتراض کا جواب اور تعرض کا حل تھا۔

ورنہ ہمارے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فرمان ہی ارجح ہے۔ اس لیے وہ اس مسئلے کی حقیقت و صورت کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں‘ اور ان سے جو روایت کیا گیا ہے۔ اس میں بھی کسی چیز کا استثنا نہیں ہے۔ بلکہ عموم یہ ہے کہ سب سے پہلے جس شئی کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے پہلے نہ عرش تھا نہ پانی اور نہ کوئی چیز یہ ہی سب سے پہلی مخلوق ہے لہٰذا اس کے خلاف کوئی قول قبول نہ کیا جائے گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے حضرات میں سے ابوظبیان اور ابوالضحاک کا طریق اقرب الی الصحہ ہے اس لیے کہ اس نیچے کے راویوں میں سے کوئی بھی اختلاف نہیں کرتا‘ اور ابو ہاشم کے طریق میں سفیان و شعبہ باہم اختلاف کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اس کا ماقبل میں تذکرہ کیا ہے اور ابن اسحاق نے اپنے قول کو چونکہ مسند نہیں کیا۔ یعنی اس کی سند رسولؐ تک نہیں پہنچائی لہٰذا نا قابل قبول ہے۔ اس لیے زیر بحث مسئلہ غیر مدرک بالقیاس ہے یہ محض انسانی عقل سے معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے خبر رسولؐ ضروری ہے۔ جو کہ وحی کی بنیاد پر اس مسئلہ میں راہنمائی کرتی ہے۔

و اللّٰہ اعلم باالصواب

تخلیق ثانی:

قلم پیدا کرنے اور اس کے بعد تقدیر لکھنے کا امر فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے باریک بادل کو پیدا فرمایا اور یہ وہی غمام (بادل) ہے۔ جس کے بارے میں حق و تعالیٰ شانہ نے اپنی کتاب محکم میں تذکرہ فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ ﴾ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۱۰)

’’یہ منکرین و مشرکین نہیں انتظار کر رہے مگر اس چیز کا کہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس بادلوں کے سائبان میں بیٹھ کر آئے‘‘۔

بادل کی تخلیق عرش سے پہلے ہوئی تھی حدیث رسولؐ میں اس طرح وارد ہوا ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک قوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس وہ قریب پہنچے تو آپؐ انہیں بشارت دینا شروع ہو گئے۔ لیکن وہ کہنے لگے کہ ہمیں کچھ مال

عطا کیجیے۔ نبی کو یہ بات ناگوار گزری پھر وہ لوگ چلے گئے۔ اس کے بعد ایک اور قوم آئی۔ یہ لوگ جب مجلس میں پہنچے تو کہنے لگے۔ کہ ہم رسولؐ پر سلام بھیجتے ہیں اور دین میں تفقہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کائنات کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ تم بشارت وخوشخبری قبول کرو اس لیے کہ جو لوگ ابھی یہاں سے چلے گئے انہوں نے اس بات کو قبول نہیں کیا۔ وہ لوگ کہنے لگے ہم نے قبول کیا۔ پھر رسولؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موجود تھے اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اس کا عرش پانی پر تھا اور ہر چیز کا ذکر اس کے واقع ہونے سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا پھر اس نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا۔ راوی حدیث حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اتنے میں کوئی آدمی آیا اور اس نے مجھے کہا کہ تمہاری اونٹنی کہیں چلی گئی ہے۔ پس میں اسے تلاش کرنے کے لیے نکلا۔ لیکن میرے اور اس کے درمیان سراب حائل ہو گیا (یعنی وہ مجھے نہ ملی) کاش میں اس کی تلاش میں نہ نکلتا تو میں مجلس کی بقیہ باتیں سن لیتا۔ ان ہی کی ایک اور روایت ہے کہ رسولؐ نے ارشاد فرمایا اے بنو تمیم خوشخبری قبول کرو پس وہ لوگ کہنے لگے۔ آپ ہمیں بشارت تو دے رہے ہیں۔ کچھ مال بھی عطا کیجیے پھر دوسرے گروہ سے فرمایا اے اہل یمن خوشخبری قبول کرو انہوں نے کہا ہم نے قبول کی اور آپ ہمیں اس کائنات کی ابتدا کے بارے میں بتلایئے' کہ کیسے ہوئی رسولؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر تھا اور ہر چیز سے پہلے تھا اور لوح محفوظ پر تھا ہر چیز جو آئندہ ہوگی لکھ دی گئی ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ اتنے میں کوئی آدمی آیا اور اس نے کہا اے عمران تمہاری اونٹنی کی رسی کھل گئی ہے پس اتنے میں میں اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ لیکن میرے اور اونٹنی کے درمیان سراب حائل ہو گیا۔ اس لیے میں نہیں جانتا کہ اس کے اس کے بعد رسولؐ نے کیا فرمایا۔

تخلیق ثالث:

اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ اس بادل کے بعد کیا چیز پیدا ہوئی؟ بعض فرماتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا۔ ان چیزوں سے پہلے جو کہ اس نے پیدا فرمائیں۔ پھر اس پر اپنی شان کے مطابق رونق افروز ہوا اور بعض فرماتے ہیں کہ عرش سے پہلے پانی کو پیدا کیا اور اس پر عرش کو رکھا جیسا کہ ابن عباسؓ ابن مسعودؓ اور دیگر اصحابِ رسولؐ سے مروی ہے۔ کہ اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ اور ان چیزوں کے علاوہ جو پانی سے پہلے پیدا ہو چکی تھیں اور کوئی چیز اس وقت تک پیدا نہیں ہوئی تھی۔

وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ عرش آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے پانی پر تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ایک مٹھی منجمد پانی سے لی پھر اسے کھولا۔ اس میں سے دھوئیں کو اوپر کی طرف بلند کیا پھر اس سے دو دن میں زمین کو پھیلا دیا۔ اور ساتویں دن تخلیق سے فراغت ہوئی۔

بعض فرماتے ہیں کہ قلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے کرسی کو پیدا فرمایا میرے نزدیک درست اور اصح ہے۔ اس لیے کہ اس قول کی تائید ابو زرینؓ کی روایت سے ہوئی۔ جس میں رسولؐ سے پوچھا گیا کہ ہمارا رب مخلوقات کی پیدائش سے پہلے کہاں تھا۔ فرمایا بادل میں جس کے نیچے ہوا تھی۔ اور اوپر بھی ہوا تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔ جب یہ بات خبر رسولؐ کی وجہ سے پایہ نبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کو پیدا پانی پر فرمایا۔ تو یہ ناممکن ہے کہ جس چیز پر پیدا فرمایا' وہ چیز موجود نہ ہو۔ لہٰذا